غیبت کا انجام

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

محمد عمر فاروق کنجاہ، گجرات
متعلم جامعہ سلفیہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين امابعد: فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم. ولا يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا فكرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحيم (الحجرات)

ترجمہ: اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا۔ دیکھو تم خود اس سے نفرت کرتے ہو اللہ سے ڈرو اللہ بڑا توبہ قابل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ہمارا موجودہ معاشرہ اسلامی اقدار سے بتدریج اور مسلسل محروم ہو رہا ہے اور بری عادات اس میں بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ جس میں ایک نمایاں عادت غیبت کی بھی ہے غیبت انسانی تعلقات کو تباہ کرنے والی انسانی عزوشرف کے منافی دلوں کے اندر شک وشبہ اور غلط فہمیاں پیدا کرنے والی انتہائی گھناؤنی عادت ہے قرآن کریم نے اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیکر اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

ولا يغتب بعضكم بعضا ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا فكرهتموه واتقوا الله ان الله تواب الرحيم

یہ غیبت کی بیماری روئی میں سلگتی آگ کی مانند ہے جو خاموشی سے پھیلتی ہے اور اکثر حالات میں جو شخص یاران جفا کے دندان آپ کا شکار اور لوگوں کی خیانت کا نشانہ بن رہا ہوتا ہے اس صورت حال سے بے خبر ہوتا ہے ہمارے موجودہ معاشرے میں چغل خوروں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے اور کوئی محفل ان کے وجود سے خالی نہیں۔

اسلام نے معاشرے کی اجتماعی ہیت کو منتشر اور مجروح کرنے والی تمام چیزوں کے شدید خدمت کی ہے۔ چغل خوری ایسی بری عادت ہے کہ اجتماعی ہیت کے اندر بداعتادی کے جراثیموں کی پرورش کرتی ہے۔ وعدہ خلافی سے معاشرے پر سخت ابتلاء وارد ہوسکتا ہے۔ بے جا بہتان سے دل پھٹ جاتے ہیں اور افراد ایک دوسرے سے کٹ جاتے ہیں بدگوئی سے سینوں میں کدورتیں بھر جاتی ہیں جنہیں دور کرنا مشکل تر ہوتا جاتا ہے دورُخے پن سے مسلمان کا مسلمان سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ بدگمانی سے دلوں کے دروازے بند ہو جاتےہیں۔ خوشامد سے انسان ذلیل و پست ہوجاتا ہے۔ بخل سے طبیعت میں کمینہ پن آجاتا ہے۔ سحر وغرور سے انسان دوسروں کی ہمدردیوں سے محروم ہو جاتا ہے غرض وہ سب باتیں جو انسانی نفسیات کو پراگندہ کر کے اجتماعیت کو بگاڑنے والی ہیں۔ ان سب پر اسلام نے کسی بھی قسم کا خوشی کا لیبل لگا کر انہیں معاشرے میں پرورش پانے سے روکدیا ہے۔ اور جو کوئی ان میں سے کسی بھی اجتماعیت کش بیماری کو پھیلاتا ہوا نظر آئے اس پر سختی سے نگاہ رکھنے اور باز پرس کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اور معاشرے کا اجتماعی مزاج ایسے سانچے میں ڈھال دیا ہے کہ اسے مکروہات کی مزاحمت ہو اور جو کوئی ان آفات میں مبتلاء ہو جائے اس کی قدرو ہمت شکنی کی جائے معاشرے میں نکو بن کر رہ جائے بالآخر ان بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرے اخلاق کی ان بھیانک بیماریوں میں جو اجتماعیت پر سخت وار کرنے والی اور مسلمانوں کو مسلمانوں سے توڑنے والی ہیں بدترین بیماری غیبت بدگوئی ہے۔ یعنی اس کے موجود نہ ہونے کے وقت بات کرنا جو اس کے دل کو تکلیف کا موجب بنے۔

اسکا سب سے برا اثر یہ ہے کہ یہ بیماری متعدی شکل اختیار کر جاتی ہے ایک سے دوسرے کو اور دوسرے سے تیسرے کو لگتی ہے ہر ایک بھی ہمدردی کبھی افسوس کبھی تاسف کبھی غصے اور کبھی اصلاح کی نیت خیر سے گندگی کی اس پوٹ کو چپکے چپکے معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان پھیلاتا چلا جاتا ہے۔ شخص متعلق جو زیر بحث ہوتا ہے ممکن ہے اس آفت سے کافی عرصے تک انجان رہے کہ اس کے گوشت کو یار لوگ مزے سے تناول فرمارہے ہیں بالعموم وہ آدمی آخری ہوتا ہے جسے اطلاع ملتی ہے کہ اس میں فلاں خرابی ہے جو مجالس میں زیر بحث ہے۔

تاہم جب تک اسے خبر ہوتی ہے وہ ذات شریف جس نے اس کے بارے میں گندگی کی

رپورٹ لڑھکائی تھی، کتنے ہی دامنوں کو آلودہ اور دلوں کو کبیدہ کر چکی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے قبیح حرکت کو زنا سے بدتر قرار دیا ہے۔

الغیبة اشد من الزنا قیل فکیف قال الرجل یزنی ثم یتوب فیتوب اللہ علیه و ان صاحب الصیبة لا یغفر له حتی یغفر له صاحبه

یعنی: غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ سخت ہے کہا گیا کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے مگر غیبت کرنے والے کو نہیں معاف کرتا یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف کر دے۔

حضرت انسؓ کی روایت کا مفہوم یہ ہے کہ زانی توبہ کرتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کیلئے توبہ نہیں ہے۔ جو شخص غیبت کرتا ہے حقیقت میں وہ عزت و آبرو کو اس کی غیر موجودگی میں معاشرے میں جگہ جگہ نوچتا پھرتا ہے۔ جیسا کہ وہ غریب ایک مردے کی سی بے حسی سے اپنی مدافعت بھی نہیں کر سکتا۔ عزت و آبرو کو جگہ جگہ نوچنے کے اس فعل کی سزا کو تمثیلاً حضور نے معراج کے موقع پر دیکھا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا:

معراج والے دن میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا جس کے تانبے کے ناخن تھے اور وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

اتدرون ماالغیبة قالوا اللہ ورسوله اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته و ان لم تکن فیه فقد بهته

ایک دفعہ نبی کریمؐ نے صحابہ اکرامؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا اسطرح ذکر کرنا کہ اسے ناگوار ہو لوگوں نے عرض کیا اگر وہ برائی اس میں موجود ہو تو آپ نے فرمایا اس کی موجودہ برائی بیان کرو گے تو غیبت ہوگی اگر وہ برائی اسمیں موجود نہ ہو تو وہ بہتان باندھو گے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے معراج والی رات ایک گروہ کو دیکھا وہ مردہ لاش کا گوشت کھا رہے تھے اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت جبرائیل سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو مردہ گوشت کھا رہے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں غیبتیں کیا کرتے تھے اور لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ (احمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ سخت بو پھیلی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو یہ کس کی بدبو ہے؟ آپ نے ہی فرمایا یہ ان لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبتیں کرتے ہیں۔

اس حدیث میں ایک نکتہ یہ ہے کہ غیبت کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کے عیوب کی تشہیر کی جائے اس لئے جس طرح غیبت کرنے والے لوگوں کے عیوب کو عام طور پر پھیلاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے اس عمل کی نجاست و گندگی کی بدبو بھی دنیا میں پھیل کر لوگوں کو متنفر کر دیتی ہے اس نکتہ کو آپ نے دوسری حدیث میں واضح طور پر بیان فرمایا۔

اے وہ لوگو! جو زبان سے تو ایمان لائے ہو لیکن ایمان تمہارے دلوں کے اندر جا گزیں نہیں ہوا ہے نہ مسلمانوں کی غیبت کرو نہ ان کے عیوب کی تلاش میں رہو کیونکہ جو شخص ان کے عیوب کی تلاش میں رہے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کے عیوب کی تلاش میں رہے گا۔

اور خدا جس کے عیوب کی تلاش کریگا خود اس کو اس کے گھر کے اندر ذلیل و رسوا کریگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من اکل لحم اخیه فی الدنیا قرب الیه یوم القیمة فیقال له کله کما اکلته حیافیاکله ویکلح ویضع (ابویعلی)

ترجمہ: جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھائے گا (یعنی غیبت کریگا) تو قیامت کے دن وہی گوشت اس کے قریب کیا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا اس مردہ کو کھا جس طرح تو دنیا میں کھاتا رہا چنانچہ وہ منہ بگاڑ بگاڑ کر کھائے گا۔

غیبت کرنے سے نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ قیامت کے روز اس کے نامہ اعمال میں نیکی نہیں لکھی رہے گی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز انسان کو اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ دیا جائیگا اس میں کوئی نیکی نہ ہوگی وہ کہے گا میری فلاں فلاں نیکی کہاں گئی۔ جو میں نے کی تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری غیبتوں کیوجہ سے تیری نیکیاں مٹا دی گئی ہیں۔

اس غیبت کیوجہ سے قبر میں سخت عذاب ہوتا ہے چنانچہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا جن میں عذاب ہو رہا تھا آپ نے فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے کہ ایک پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ دوسرا لوگوں کی غیبتیں کرتا تھا (بخاری)

جس طرح زندوں کی غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح مردوں کی بھی غیبت کرنا حرام ہے۔ غیبت مطلب یہی ہے کہ کسی کا عیب جو اس میں موجود ہو دوسروں کے سامنے بیان کیا جائے اس میں ہر عیب داخل ہے۔

غیبت کا دائرہ بہت وسیع ہے اس میں غیبت زبان سے بھی ہوتی ہے ہاتھ سے بھی آنکھ سے بھی ہوتی ہے۔ کسی شخص کی نقل کرنا توہین کے طور پر اندھا ہے، لنگڑا ہے، لولا ہے تو یہ بھی غیبت میں شامل ہے۔

حضرت عائشہؓ نے ایک دفعہ حضرت صفیہؓ کوتاہ قد کی نقل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایک ایسی بات کی جس کو پانی میں ملا دیا جائے تو وہ بھی متغیر ہو جائے۔

لو مذجت بماء البحر لمذجته

(ابوداؤد)

یعنی یہ کلمہ ایسا تلخ ہے کہ اپنی تلخی اور سختی کی وجہ سے دریا کے شیریں اور میٹھے پانی کو تلخ بنا دے گا اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو قد کا چھوٹا یا بڑا کہنا بھی غیبت ہے۔

زبان کی حفاظت ایک بڑا مشکل امر ہے انسان سے کسی بنا پر کبیدہ خاطر ہوتا ہے تو اس کے بارے میں اس کی زبان کا محفوظ رہنا بہت مشکل تر ہو جاتا ہے اس لئے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے اس بات کا عہد کرنے کہ وہ اپنے دو جڑوں کے درمیان کی چیز (زبان) اور اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان کی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت کریگا اور لوگوں کو برا نہ کہے گا نہ کسی کی برائی اور غیبت کریگا اور بدکاری اور زنا سے بچے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں (بخاری)

غیبت سے زبان کی حفاظت کیلئے حضور اکرمؐ نے ایک نفسیاتی تدبیر ابوذرؓ کو بتائی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا جب کسی کی عیب گوئی کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اس کے اظہار سے تجھ کو یہ خیال روک دے کہ مجھ سے بھی کچھ عیب ہیں (بیہقی)

جیسی سنی، ویسی ہی آگے کر دینے کی عادت کو روکنے کیلئے ایک موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے بلاتحقیق آگے بیان کردے (مشکوٰۃ)

نیز آپ نے ارشاد فرمایا قیامت کے نزدیک بہت برے لوگوں میں تم ان کو پاؤ گے جن کے دوزخ ہونگے یہاں اس کی بات کر دی وہاں اس کی بات کر دی۔

ہمارے معاشرے میں غیبت کی بیماری اتنی عام ہوگئی ہے کہ الا ماشاء اللہ تقریبا سب ہی بطور تفریح یہ شغلہ فرماتے ہیں حالانکہ یہ عادت لوگوں میں پست حوصلگی و نائت اور بازاری پن پیدا کرتی ہے واقعہ افک میں اس عادت کے باعث مسلمان معاشرہ گر کر رہ گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہایت سخت وعید آئی ہے۔ کہ ان کے درمیان نبی نہ ہوتے تو ان پر عذاب نازل ہو گیا ہوتا۔

کوئی شخص بھی عیبوں سے واقف ہونے کے باوجود اپنے مومن بھائی کو رسوا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو سب کے عیبوں سے براہ راست آگاہ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو ذلت و رسوا کر دینے کا تہیہ اور ارادہ کرے تو پھر اسے ذلیل و رسوائی سے کون بچا سکتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں دوسروں کے بجائے اپنے عیبوں پر نظر رکھنے اور ان کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں داخلہ

تاریخ داخلہ: یکم جون تا 30 جون 2004

داخلہ پروگرام: بی۔اے اصول الدین، بی۔اے عربی، ایل۔ایل۔بی شریعہ، بی۔آئی۔ٹی، بی۔ایس سی اکنامکس وکمپیوٹر سائنس، ایم۔اے انگلش، ایم۔اے انٹرنیشنل ریلیشن، پی۔ایچ۔ڈی اصول الدین و عربی و اکنامکس وکمپیوٹر سائنس، انگلش۔

شرائط: جس ڈگری کی بنیاد پر داخلہ لینا ہے اس میں کم از کم 50 فیصد نمبر ضروری ہیں۔

نوٹ: وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کے متخرجین شهادة الثانوية الخاصة کی بنیاد پر اصول الدین، بی۔اے عربی، ایل۔ایل۔بی شریعہ، میں اور شهادة العالمية کی بنیاد پر ایم۔اے اصول الدین، ایم۔اے عربی میں داخلہ لینے کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم مقررہ ایام کے اندر اندر اسلامی یونیورسٹی نیو کیمپس H/10 کے شعبہ داخلہ سے لئے جاسکتے ہیں۔ اور بذریعہ ڈاک بھی منگوائے جاسکتے ہیں۔ جو ساتھی داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں ان سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل بھائیوں سے رابطہ کریں اور اپنے نام اور پتہ سے آگاہ کریں تاکہ کیمپ برائے تیاری داخلہ ٹیسٹ میں ان کو مدعو کیا جاسکے۔

۱) حافظ عبدالحنان ایم اے اصول الدین، کمرہ نمبر 173، ہاسٹل نمبر 4 فون 0300-5527445

۲) فیصل قیوم عاصم ایم اے اصول الدین، کمرہ نمبر 203، ہاسٹل نمبر 4 فون 0300-5236670

۳) شیخ محمد اخلاق ایم اے اللغة العربية، کمرہ نمبر 145، ہاسٹل نمبر 4 فون 0333-5259552